

شے بخار کے سعوں میں پا اسے ہندہ ہے فارسی میں تب بروز نب بباۓ تاری
 ہے بھاں ترکیب فارسی ہو داں پا۔ یہ تاری سے لکھنا چاہیے **لغمہ خلطہ** ہو تمنا چاہیے
 تو پیتا اور تلاطم کو طیبا در خلاطہ خو سے لکھنہ علطہ ہے لکھنہ علطہ پا داں ہندی خلطہ دا اس
 لکھنا صحیح نہیں لکھنہ اپنے ہا سے خلوطہ چاہیے داں ہندی کی روایت میں آتش بکھا ہو سے
 بخے سیکھ زمیان میں محلوایڈا لکھنہ پیٹ کے سوئے گا وہ گل رہیکی تمنا لکھنہ خسرہ خسرہ
 خسرہ خسرہ خسرہ میں واو لکھنا درست نہیں داوات داں کے بعد البت خلطہ کو دوات
 بروز نبات صحیح ہے وہو کھا کاف خلوطہ الہا کے ساتھ خلطہ ہی وہو کا بغیر ہا سے خلوط
 صحیح ہے واڑ کا عوام نون سے لکھتے ہیں اور سحر مر جوم نے بھی خندان کا افشاں کا کی زمیان
 میں یہ شوکہ ہے سے جلاکر ٹھوکروں سے تقدیل مردوں کے لیتے ہیں یا سحر شرخوش
 میں بھی اسپ پڑنے لگاڑ کا امکرا اکو میں نون نونا دا کے کے بے نون بونے پر
 ادالالت کرتا ہے۔ اسکے علاوہ نون جمورو شرا کے خلافت ہے واجد علی شاہ کے زمانے
 میں اس لفظ کی بحث اپڑی تھی قلق برق قبول طور اسپر ایسے ای اشعار موجود ہے
 سب سے اپنے اذائق کیا کہ اسکو سبیے نون لکھنا چاہیے تو پیتا داں ہندی ہے خلطہ کو داں شا
 داں فارسی سے لکھنا پہاڑیہ دو کان واد کے ساتھ خلاتہ کا ای خبر اور عرضہ کا نہیں
 بخوا اور بالتفہیف بھی جائز ہو دلوں کے بدیے دو تو بغیر نون صحیح ہندہ خدا رامی اندی داں
 سے لکھنا چاہیے نہ فراؤ اسے بوز سے سوچ کو متقدہ ہیں نون سے لکھا کرتے بھر ایک دا
 لکھر چونج کے تافیہ میں بھی نظر سے گذرا ہے مگر فی زمانہ اکثر سوچ بغیر نون لکھتے ہیں طیار
 تو کوئی طاے چھلی سے لکھتا ہی اور کوئی تائے ذوقانی تے مگر طاے کو تفہیج ہی عاشورہ بہاء تفہیہ
 بلطفہ پتے عاشورہ البت کے ساتھ چاہیے غشہ طلب سے سے خلدہ بے عذر لیپ بابے
 اس د موتوا الخضراء میں لکھا ہے کہ تب علی سنت بحدوف کہ تباہیں بھی خوانن و بایات فارسی خلطہ سنت
 ایصالح ٹھہ کیونکہ شوریے اسکو بہادوں دغیرہ کے تافیہ کے ساتھ تعمال کیا ہے اور اسکے اخوات یعنی
 نون چاروں دغیرہ میں بھی نون ہیں ۱۱) ایصالح ٹھہ کر تھی ہے کہ جاپ جلال گھتوی شریز زبان اور دو میں
 داں کی تعلیم گا داں سے بوز کی صبح کی ہے اور وجہ پکھی ہے کہ داں بھر کو جو دینیہ میں بھن جھقین کے جزویک
 نہیں ہے تو کھات ہندیہ میں کیونکہ سوچ رکھا جائے میں کھا ہوں کہ یہ لفظا ہندہ می الصل نہیں بلکہ مندہ ہی
 لکھی اصل زورہ ہے اسے مشدودہ کو تھفہ کر کے ہا سے تھفہ کو البت سے جمل دیا پر جنہے الفاظ میں
 زورت عویہ کے ہونے سے کسی کو انکار نہیں ۱۲) ایصالح

تازی سے چاہیے چیز میں لفظ علط ہے یعنی اضافی چاہیے کھاری کی یہ اصلی ہے نہ کوئی اور مونث دلوں کے ساتھ یعنی اسکا مستعمل ہوتا ہے جیسے کھاری کنوں کھاری یا انی کھاری شے گر جس لوگ علیٰ سے ذکر کے صافتہ کھار استعمال کر جاتے ہیں جیسے کھارا کنوں کھارا پان میں کوئی حضور کو بلام مخلوط الہما لکھتے ہیں یہ علط ہے ایزرا میں مخلوط طرح صحیح ہی کلیسا ہے میں علط ہے کلیسا ایضاً سے لکھنا چاہیے گزارش اور گزر کو زامے ہو زمے لکھنا اولیٰ ہے ایزرا علی چنون کے تردیدکار اس سے لکھنا درست ہی نہیں لاما چار علط ہے ناچار چاہیے۔

درست سکاف سے علط ہے کاف تازی سے چاہیے مُسْرِّح بمعنی معروف چنون کے نزدیک ہڈے ہوز و سکون رائے محلی علط سے حرج ہجایے حلی فتح رائے محلی چاہیے مگر بصریہ دیکھ دو میں جہاں فارسی تکیب نہوہرج کچھ مصالقہ نہیں ہونٹ کے آخری متفقہ میں ہاسے مخلوط التخطب بھی لکھا کرتے تھے اور ناسخ وغیرہ یہ لفظ درست نہیں لائے ہیں مگر فیلم ایضاً بعضی بغیر رائے مخلوط لکھتے ہیں اپنے میں اختلاف ہے کہ داد کے بعد دوں چاہیے یا نہیں مگر حقیق یہ ہے کہ لکھنا حاب ہے کیونکہ یہ لفظ مرکب ہے پہلا جزو کو سمجھا اور دوسری جزو کی کوئی وجہ نہیں اور بعض ہنریات جو نہیں کرتے ہیں تو ایضاً دوں نہیں لکھتے صحیح ہیں سذوق دہوی سد میں بھروسہ مرنے کے قرین ہوئی چکانہ احمد وقت پر آپ ہمیشے نہیں ہوئی چکانہ جو کہ ہوا ہے وہ مسٹر جنون تا عکم اڑلی دوں یو نہیں ہوئی چکانہ داش دہوی سد زادہ مری تقدیر میں وہ دس دین لکھنا بخوبی ایسا کو شکرانہ یو نہیں تھا۔

لہ سخت بھجی کر فتاب جلانی کے اپنے بخت میں لکھا ہے کہ اس لفظ کے آخریں ہو بعضی ہے مخلوط المخلاف بخدا کر ہونٹہ بولتے ہیں اور لکھتے ہیں موافع چکان کے عندیہ میں نادرست ہمیں کہتا ہوں کہ جناب سخن ایکروہ استعمال کیا ہے۔ ایک جگہ میں زبان ہونٹہ بونتے ہیں تو نادرست کوں ہونگا اور سے گزیدہ تھوڑے پیٹ بیٹے محوال کو معنی شکم اور پیٹ بیٹے محروف کو معنی رشت لکھا ہے حالانکہ رشت کی منہدی نہیں اسکا مخلوط ہے پیٹ بردن بید کوئی نہیں بولتا۔ ایضاً ایضاً کیوں نہ ہے اور اس ایڈہ بھی زمین پر کہہ کے چکانہ میں استعمال کیا ہے اور آجکسی محقیق میں زبان بھی کسی کسی فہریہ یا یونی اسنخانہ نہیں کیا اور بعضوں نکایہ جو بال ہے کہ گزر ہنری ہے ایں یہ بھر غلط ہے بھر نہیں میں بال اتفاق نہ ہو زبان دوں نہیں لفظ میں لکھا جزو اول ہمیں دوں نہیں دلخواہ ہم کیا جو ہے ایں کوئی ہنری کہہ کر کے یہ جو کہہ ہنری کہی اوسکے بعد نہیں بیادہ کر لیں ایضاً

تذکیر و تائیف

کئی دسائے اس بحث میں تالیف ہو چکے ہیں ہم اس جگہ اسے ضروری و فواد کرنے بنجھے
اکثر لوگ واقع نہیں آپ چمک کے معنوں میں جیسے آپ لڑکا رہ ہیں موٹ ہی اور
بعضوں نے جو ذکر استعمال کیا ہے وہ جمیشورزاد کے خلاف ہے مان جہاں پانی کی رخاہ
رکھی کئی ہموہاں مذکروں کی استعمال کرنا درست ہے نام صحیح سے زیادہ آپ لفاظ سے ہی آپ ہیں تھا
بھر سے جبکہ صحیح زندگی مزملیہ پیشہ شیر پار پانے سے حق میں آیے جو ان آپ ہیں جو دنگا آج ہوش
ذکر و موٹ دنوں طرح سندھا ہے مگر اکثر فصحاے حال مذکرہ استعمال کرتے ہیں بلکہ مشترک سے
مگر اکثر فصحا موٹ ہی استعمال کرتے ہیں ترسیح ذکر و موٹ دنوں طرح بندھا ہے مگر فی رہنماء مردی کو
ہے ممکنیں آتش نے مذکر استعمال کیا ہے سچ کوہ سے اسے نازیں بجاہی ترا نکلیں ہو فصحا
حال موٹ دنگا کرتے ہیں ۔ داعی سے بکاہے عشق میں سے صبر میں ہوں بیگنی اعلیٰ عین کو
خراسشم پیشہ ذکری مسئلہ موتابے کیم سے یہاں تک اوج جون میں مجھے کماں ہوا
خداش ناشن دیو اگلی بیان ہوا ۔ ولیہ خداش زخم سفہہ مدتوں کا درکرنا ہوں ۔ لیٹ جانا
ہوں جب یعنی سے زلف مشکبو ہو کر ۔ سلیم سے خداش جگر دشمن جان ہو ہای عمر حشیہ کا دل
بہ احسان ہوا ۔ مگر اکثر فصحی سے حال موٹ ہی کے قابل ہیں طرف پیشہ مشترک تھا بلکہ ذکر
زیادہ فصحی ترا ب موٹ فصحی ہی بلکہ اکثر خواص موٹ ہی استعمال کرتے ہیں طویلی
جلاء مفرد الشعرا میں لکھتے ہیں ۔

سلیم یہ وہ بحث ہے کہ ابتداء ای ای طبقہ سیر اقتلاع چلا آتا ہے حال میں موعنی لطفن اور دھڑک ابطال کے باب میں شروع کی
لکھنؤس استغفاریا بیت ہے می شرعاً ای کو مذکر کیا اور پست ہے جل زبان لئے موٹ فرمایا بات یہ ہے کہ جو لطف نظر میں ہے
کم مستحب ہوتا ہے اس میں اختلاف ہو ہی جاتا ہے ۔ ایضاً ملکہ جسے فیضہ الشحر ارشاد سینہ و سیکر و ستو راحمی میخوا
اجتہاد نہیں سے عینہ الشحر ارشاد ملکہ کی تالیفات ہے تو جکانہم پہنچے کار آمد شہزادیہ رسالہ ہائیقاً بخوبی اوس نہ
کے شحد بھی بہت کم ہیں مگر الفاظ اسی میں سب سالوں کی ہیں زیادہ ہی وکھ، سکا موعنی نایی رسالہ کی کہو عیسوی اور
حال نکی ہے اگرچہ جمیں جلکہ بمقتضای اپنے بشریت فاحش لخوش بی ہی مگر پرہیزی سکو ترجیح ہے کیونکہ دوسرے رسالوں کی شاید
ترجیح ہے باں قدر یہ دید و دشاذ دغیرہ کی کیفیت اوس تو خاہر نہیں ہوتی ۔ شیعیت صیہرین اسکی کہانی کی کئی پور
دہ بات جو عینہ الشحر ارشاد ہے ہی نہیں اور اگر کہنڈ کی اعتبار سے کیم تو اونیں ہر ایہ رسالہ تابقی قہ، ہر بلکہ شیعیت کو فرمی
سب سپر ترجیح ہے ایضاً ملکہ ایضاً عفو نکی یہ رہی کہ اب گھر کو تو ہرگزہ موٹ ہے باذہا چاہیے اور ایسا نہیں اختلاف ہے مگر موٹ
استعمال کرنا اولیے ہے تو ایضاً

کہ کنایتیہ خاص کے مقام پر نہ کرہے جیسے سے ۵ ہے شیشہ نہ کرہم قلقل اٹھوٹی مستونکا بولنا
ہو اور جہاں پر نہ معرفت مراد ہوتا ہے وہاں مونث استعمال پاتا ہے بھر سے آئیہ ہوتا ہوتا
و نیکے پانی پانی اٹھوٹیاں ہوتی ہیں شکری کھانا فرید دشک سے ۱۰ اٹھوٹی مزہ خطا
یہی کستی ہے ہیں وہی آئینہ عارض جامان انتکب اگرچہ تحقیق جمیع اخراج کے خلاف ہے لکسن
میں بہت ہی کم لوگ مونث بولتے ہیں اور اس میں مشترک کرہی بندہ ہی اتش سے چلیکا
کبکب اٹھی کر یا گلیا سخن نہازی یا ترمی رفتار بہتر ہے تری گفتاد بعتر ہے۔ وزیر ۵ صاف
بندہ اسی دی ہر بیت آپنہ بی دیکھتے ہی اوسکو کو یا اٹھی مضمون ہوا بھر سے سحر کی
باتیں ہیں غنچے سادہں بھل ہو گیا، اٹھی روی مختلط صافت بلبل ہو گیا والہ آگے آفیہ کے
ٹھوٹی بولی یہیں کس طرح پہنچ جاتے ہیں ترامنہ دیکھ لعرب رسم قلق سے گرنوتا چڑی نہیں
بیانی کا اثری اٹھی خنطہ وہنکہ اور اتنا لب تقریباً وکی نہ کو یا بوسکا اٹھی خطا نہیں تھے
یہی منہ پر ہے دلو سے آپ کو مجرم بیانی کا قامیت اکثر فحصا سے حال مونث ہی استعمال کرے
یہیں لفظ اکثر فحصا سے حال مونث ہی پاندہ ہے یہیں کاغذ پاسوں کا کاغذ وستہ محرماج
نام سخن لئے مذکور استعمال کیا ہے ع عزیز و گر نہیں مسراج تھن عرض را تم کا ہے اگر اکثر فحصا یہی حال
مونث ہی استعمال کرتے ہیں محدوں کی خصا بحث کے اس صرع سے فکیر ثابت ہوتی ہے
رع و یکنال حل بخشان کا ہے مدن آب ہیں لیکن اور قمام سے نائیں پانی جاتی ہی ناخرع
ایک دن آجاسے گرہیڑے کی معدن زیر پا درشد سعی تو کوئی کنٹ کے لیے ہبہ سے کی معدن
چاہیے قلق سعی مذہب کو پیشہ ہبہ سے کی معدن، نہایت کفر الکافر کفری، میں مونث ہی استعمال کرتے
ہیں اتفاق منظر کے سے گلی نہشہ نہ یاد و نصیح ہے اکثر اوصی مونشہ ہی استعمال کرتے ہیں
فائدہ بھی نہ ڈال کر فتنہ، میں اخیر ایا تھر کا لمحہ ہو جا ماہر فتحم سعی و حشمت میں ٹھی
رتبہ می قبور کا پاؤں پیدا رکھ دیکھتے دید جو تھر کا نام سخن سے بھر میں ہبہ شرعی تھم، مجھے
یہ سکنی میں کہہ کر سے ہبہ کے قدر تھی سعی قمری، دن سو ایک بھلی کی پریکار کریں جو عصمت اپنے بوقوف
کیلئے دفعہ دیکھ دیکھ جو اسی پریکار کے مددوں میں اسی پریکار کے مددوں میں اسی پریکار کے
مددوں میں اسی پریکار کے مددوں میں اسی پریکار کے مددوں میں اسی پریکار کے مددوں میں اسی پریکار کے
مددوں میں اسی پریکار کے مددوں میں اسی پریکار کے مددوں میں اسی پریکار کے مددوں میں اسی پریکار کے

جو افون وہ فعل تایبیت دخیرہ میں، اوس ستم کا تعالیٰ چوچا ہمیسے جو مصروف کے ساتھ مراکش اسے ہے اور مصادر کی علامت جو نامہ سے اوسیں کچھ تغیر نہیں ہوتا بلکہ خدا کہتا تھا خود شعر کسی پرستی کی بحث و نیا ہو گلی منتین کرنا پڑیں۔ فلوں مردوم سہ بست پرستی ہی میں گر کر برس کرنا تھی اس نامہ نے سلام کیا اپنے بذاتیں عجیب کیا اور کہیں مصدر کا لحاظ کر کے فعل کو بھی واحد نہ کر استعمال کرتے ہیں جیسے کو بات کرنا نہیں آتی کی جگہ تمام بات کرنا نہیں آتا۔ مگر دلی والے فعل اور مصدر دونوں کو اس کو اس کو جو مصدر کے ساتھ ملا ہے اور حقیقت میں اوس کا مفہول ہے تعالیٰ کرتے ہیں اور یون پولے میں قیمت دینی ہو گئی منتین کرنی پڑیں۔ شعر سے لکھنؤں نے یہاں پر دہلی کی تقلید کی ہے اور بقول کی تایبیت و تذکرہ احتیار کر کے مصدر کی علامت میں تغیر و تبدل کیا ہے۔ ماسنخ ۵ پر سے زخون کو اگر ٹانکے لگانے ہیں تھے؛ پھرے لا بتر اجڑ د رایار کی تلوار کا بھر سہ نہ تھی ایمید دیا سے شہادت پیر نکلیں گے اے خدا کو آبر در کہنی تھی بیڑا پار ہونا تھا۔ امیر ۵ دامند کی سے جائشکے کارروان تک کھانی تھیں مٹوکریں جو مقدار میں رہیں۔ سلیمان ۵ مر سے پھلو سے وہ کیوں کر جائے پاس غیر وون کے کہ کسی جا عیید ہوئی تھی کہیں کہ اس ہونا تھا۔

الیطا

وہ دھیون نے لکھا ہے کہ ایطا تکرار قافیہ لفظاً و معنیٰ کو کہتے ہیں۔ اگر کھلی کھلی تکراہ تو خفیہ سی در نہ جلی ہے پہنچ کی مثال آب و گلاب و دانہ بینا اور دسرے کی مثال آنکھیں نظریں جلا شنا دعیرہ دی ہے اول کو جائز رکھتے ہیں اور دسرے کو ناجائز لکھتے ہیں۔ اب میں کہتا ہوں کہ اس تحریک و مثال میں کسی خدشات نہیں اول یہ کہ تعریف مجھوں ہے خفا اور عدم خفا ک تجدید نہ دی ایک سہی لفظ میں بھنوں کے نزدیک ایسا ہے خفیہ ہو سکتا ہے اور بعضوں کے نزدیک جلی چنانچہ خندان گریاں میں کسی نے ایسا ہے خفیہ لکھا ہے اور کسی نے ایسا ہے جلی پھر ایسے دو سپرس کیا یہ کہ دانہ بینا میں ایسا ہے خفیہ کہتے ہیں، جلاہ نہ نافی کیا تصور کیا ہے کہ جلی قوارہ دستی ہے تین سپرس کیا یہ کہ آب و گلاب کو ایسا ہے کہ اسی (عجیب) سے اسلئے کہ خلاف سلطان نہ اکھنا نہ اس نے عین تھا فعل ہے اور خط لکھنے اور مصدر مرکب ہے اور سما ذا عمل ہے اس طرح خود شعر کسی اپنے میں نہیں ہے فعل، اور خود شعر کسی مصدر مرکب غاصب ہے اور قیمت دینا ہے اسی فعل ہے اور یہ بھی فعل اسی کا ایسا ہے کہ اسی کا ایسا ہے کہ اسی کا ایسا ہے کہ اسی کا ایسا ہے اور پڑیں فوا ہے اور دلیں جلوں میں جلد ایسا ہے کہ اسی کا ایسا ہے اور بخراج

علمیت سے منع مختلف ہو گئے چوڑھتے یہ کہ اگر یعنیں صحیح کمی جائیں تو بہت سے مستند شعر کے کلام نادرست ہو جائیں گے۔ مومن ۵ پر دل میں مرے لگی ہی آتش یہ نالے سے برس رہی ہے آتش و لہ اور جوہر از نہانی نہ کھلا جائے حقنے جی جی میں یہ ارمان رہا۔
ناخ ۵ ص دادی و حشت میں گزر دیرا ہو ہے لہ سرا کیک بگولائے تخطیم اوٹھا ہے آتش ۵
ہستی کو شل نقش کفت پامٹا جکے پا عاشق نقاب شاید مقصود اوٹھا ہے کیم لکھوی ۵
آتشکوہ پریون نے بنابر کا پچینکا او سے پھول سا اوٹھا کر سحر ۵ جگنا تھے نے آ کے کلر
پو با مسلمان حکیم فرنگی ہوا۔ بھر ۵ دو پیادہ گلنار دکھلا گئے سنتے سر سے پھر آگ بھر کا گئے
قلقر ۵ چوڑنے کو نہ تم بڑھا رکھنا، منہدی ہر گز نہ تم اوٹھا رکھنا۔ امیر ۵ نہیت رعدتے
چلا کے سنائی کیسی یہاں میں مان کو نہ کے جلی نے ملائی کیسی۔ سلیم ۵ دونوں کوہٹ ہی
کی دیجئے کبھی ٹھہرے یا کون ٹھاں کا هم رہے سکی تھنا نکلے۔ جلال ۵ پہلو میں کسکو بزم میں اٹھو
ٹھالیا کریون اے ٹبل بھین بھان سے اوٹھا لیا۔ ناخ دہلوی ۵ سبق ایسا پڑا دیا
تو نے دل سے سب کچھ بھلا دیا تو نے شمشاد لکھوی ۵ وہ مراد دکھانیں سکتے یہ
معرش اعظم ملائیں سکتے۔ یہ چند شتر مثال کے لیے اتحاب کیے کیے ورنہ اصل قسم کے سکریوں
شعر صاندہ کے دیوان میں موجود ہیں ان سب پر ایسا جل خایب لگانا اور قافیت
نادرست بنا کر صحیح ہو سکتا ہے تاحدہ جمورو غصیا کے کلام کا تابع ہوتا ہے نہ یہ کہ کلام کو تو
قاعدہ کا پاندہ ہوتا ہے۔ اب میں ایسا اور اوسکی دونوں قسموں کی جامع دلائی تعریف
کرتا ہوں کہ قافیہ کا بعینہ لفظ و معنی مکر لانا ایسا ہے اگر ایسے زواہ قافیہ ٹھہرائے جائیں
جو اپنی اصلی حالت پر نہ ہے جوں جیسے دانہ دنہا شجاعت سخاوت دکا دش و سازش یا انکے خدف
یا اشیاء مخصوصی کی وجہ جیسے دانہ دنہا شجاعت سخاوت دکا دش و سازش یا انکے خدف
کے بعد اکثر مزید علیہ سہی ہو جائے ہو جیسے ادھر اودھر حد سر کردہ جہاں کہاں وہاں بھان

نہ ہر بخور مزدھیں دراپنی اصلی حالت پر نہیں رہا و اصل میں متحرک، تایسان ساکن ہے ۱۴) بیضاخ
۱۴) نام اساد اصل میں نامہ سدا، تھا میں کے ہوزالف سے بدل گئی ہے ۱۵) بیضاخ ۱۵) ہرفون الف
فاصل ہو یا دسکے بعد دون بھی ہو جیسے خندان گریاں ۱۶) بیضاخ ۱۶) اشکر قید اسیلے ہے کہ
سحر کی ادا و سطح جو حادث صحیح میں ساکن ادا و سطح ہو جاتے ہیں وہ بعد خدف علامت جمع کسی سمجھنے کی وجہ
ہیں جیسے نظریں بہکوں نہیں مگر اکثر با منہ درستے ہیں، سیپڑوں پر کاہی مربوی علیہ کی بیسختے ہو جاتے ہے جیسے

اس جس کس ان جن کن یا حرف علت علامت افعال ہندی میں صلی ہوں
جیسے سارا ہے۔ نور ہوئے رہے وغیرہ تو ان سب صورتوں میں ایسا کسے خفیہ ہو ورنہ جملے
ہے جیسے ہنر درہ سخنور۔ سنگر فسونگر عقلمند۔ درمند۔ با غنا غنچہ ہا۔ محبوبان جھوپان۔
مکین نظرپن چلتے بختے وغیرہ۔ دانادرو امین ایسا ہیں کیونکہ الف زائد تو یہ مگر بعض
مختلف ہیں ایک جگہ انت فاعل ہے اور دوسرا جگہ الف نہ ہے یا اسی طرح تباہ ہیں
میں بھی ایسا ہیں گو دونوں جگہ جمع کے الف و نون ہیں مگر ایک جگہ جمع فارسی ہیں اور
دوسری جگہ جمع ہندی ہے۔ قلقِ مردم ۵ زائل ہیں ہوئی تب عشق نہیں ہنوز ۶
پھلکتی ہیں سوزنکے سے مری ہیں ہنوز یا اسی طرح ان شعوار میں بھی ایسا ہیں۔ ذریعہ ۷
میں سرا پا مطہر احمد خدا و ان ہوں یا ہم صفرہ اس جمیں مرنع بحکم اللہ ہوں۔ بھر ۸
در ویشی طریقہ ہے رسول اللہ کا اہم باندھ ہے کہ میں مدحتم اللہ کا یا کیونکہ بوجہ اختلاف علمیت
معنی ہیں تکرار نہیں۔ جبکہ انکو ایسا کی دونوں شیوهوں میں ایسی طرح فرق معلوم ہو گیا تو یہ میں جا
چکے ہے کہ اکثر فصیح اے حال رنجور دمزد ور دانا بینا خذان گریاں شجاعت منیا وات کاوش
سازش جن کن آن کے ایسے ایسا کسے خفیہ کو استعمال کرنے ہیں اور ان حرف علت کو
ہندی میں بھی روا کر کرے ہیں جنکے بعد حرف فعل و خروج ہوں جیسے خایا سایا اور پرسہ ۹
ابسی علامت فعل ہو جسکے حذف کرنے سے اس لغز کا صبغہ امر نہ ہو سکے جیسے، کہا بھٹھا
انہیں سے جب الف حذف کر دیجیگے و کہہ بٹھہ رہ چکائیں گے سماں کے لیے فیضون ۱۰ احتیا
رکھتے ہیں۔ باقی رہتے ادھر ادھر جو ہر کوہ درا نہ را وغیرہ کے اپنے فافجوں کو ہم اکثر عنوان
ہندیں کرتے۔ اب سایہ بھی سمجھ لیتا چاہیئے کہ اکثر خود میں دالوں نے کہا کے کر غزال اور قصیدہ کے
دو سکر اور شیر سے شحر ہیں وہی اور دو الاقافیہ کھر دانا درست ہیں مگر یہ تعاونہ نہ ہے اسی ۱۱ میں
سلطان ہے اور نہ کارو دو ہیں حافظہ شیراز کی ہے دشداروت و ای غزل اور عرفی وغیرہ جو کے
سلوک ۱۲ نہیں اور ہریاں کے ایسے قافیے سے جسدی ایسا ہے اور دلوں کی ایفیوں میں نہیں فرق ہے اتنا کہ جو
ویضاح ۱۳ امیر سنگل شکل کے سماں ہے کہ ادنی کہتا تک۔ میری سورہ کے یہ غیرہ کے ایسے کرکے
ویضوح ۱۴ جلال کہنوی صہیوں کے ہیں عاشق ہی کہن گھوں کے کہ خود ہیں اسی ۱۵ کے ہیں
ہے وحدوں میں ایں گھوں کے دعا کیں بو احتیاڑ کارنے کے وہ ویضوح ۱۶ ملایا اور دست ایں ایسے اہل اکثریت
علامت ہے اصلی نہیں کرنیاں رہیں قردار یا گیا ہے اور جیسے وصل اور الفاظ کے خروج ۱۷ ویضوح

فہیں کے دیکھ اور بزرگر اس قاعدے کی پابندی ہنس کی۔ ہم بھر کیجئے اور دو ہیں اگر مطلع نکل جن سے محفوظ ہے تو یقیناً ان شمارہ میں نکار کچھ مضافات نہیں۔ یہم دہلوی صنعتی سہن اسکو ہجڑا ہے کو کہ بھر پارہ ہوسکے دل کا، کیا صانع نے دنگل کیے از لست نہ ٹھاٹاں کا۔ وزیر صدھراں شفواں اکش غم سے میں دلختن چرانے کے چار دیوار عناصر میں ایت پارہ ستمبھ پر اپنے دردک سے مجھے محروم رکھا فیض تقریر و تبسم سے۔ اسی کا اسے کب دو دن اپنے جانان شکوہ ہے تیجھے ان مطہروں کے باقی ان شمارے کے قافی قاتل روشنیں تم واقع ہوئے ہیں۔

فائدہ متفرقہ

فائدہ ہے مخفیہ کے بعد اگر کوئی حرف منومی ہو تو اوس ہے کہ والہت سے بدلا جائے تک ناسخ صدھراں فرقت میں سونا ہو گیا۔ کچھ مفعول کا نمونا ہو گیا۔ لیکن یہ تبریز اوس وقت دوست ہے کہ فارسی ترکیب ہو دو دنست نہیں جیسے تو خامہ سوانحہ نوک غایماً سوادنا مالکہنا غلط ہے مان اگر ایسا مرکب ہو کہ اوسکے دلوں جزو دلکشی کلہ واحمد ہو جیسے ہوں تو کچھ مضافات نہیں جیسے میخانہ ہسایا فائدہ معطوف علیہ یا معطوف اگر لفظ ہندی ہو تو ہری عطف دادا لانا دوست نہیں رات دن کہا غلط ہے رات دن یا رات اور دن کہا چاہیے فائدہ عین کا تقطیع سے گرانا جیسے عجم عذریب میں گزار عشق جانان سے رخ اب عاجز ہو کے ہم بھے اسے دل سخت عجب سمجھا جاتا ہے فائدہ بعض حضرات اس قسم کی ترکیب کو غلط بتاتے ہیں سیکڑوں تصویر ہزاروں تھا۔ لا کہ آدمی آیا۔ انہوں کی تکلی۔ فرمائیں کہ سیکڑوں بڑاردنی جمع ہے۔ تصویر تھا واحد۔ لا کہ معنی جمع۔ آدمی سفر ہنگوں جمع پتلی مخرو۔ یہ کیوں کو صحیح ہو سکتا ہے سیکڑوں تصویریں۔ ہزاروں تھا نہیں۔ لا کہ آدمی آئے۔ انہوں کی تکلی کہا جا ہے مگر یہ نہیں جانتے کہ تھویر وغیرہ اسکم جنس ہے اسکا اطلاق واحد لور جمع دلوں

لے لارون حمزی جیسے ہیں جسے دیگرہ ڈیلیج ٹھے اور اگر اسکے بعد عرف مسیحی رہن بھے تو اوس ہے کہ پیغمبر نبی دین پڑھے پر دیسیہ ملائی سے گرچہ تبدیل اوس وقت ہے کہ فارسی ترکیب ہو دوست کا جو شریہ خلاف فائدہ ہے سد کو میں کیا تسلیم کر کہ جیسے سر دو عجسے ہے کو۔ پوچھا اسماقت فارسی نام سے کہی کی تبدیل ہو سمت دیں۔ میں اسی ملکہ عجیب کیا تسلیم کرائیں۔ کوئی عالم یا کوئی محرر ہے نہ کہ اسے صور دین کوئی نہیں کیے استحاطہ سے اسکا ارتقا ہے اور تصور ایسیں ملکوں دین کیا جو ہے تاکہ ہے کہ اسکے کو نے سے فصلہ نہیں کر۔ ہبہ نہیں اگر نیا تجویز کے جو کی جس قابلیت ہے تو یا اسے تجویز کیا جائے کیا کلام میں بہت ہے لذت بہ عجم سے بھی ایک اگر ناپابند نہ کیا پہنچ دیا جائے

پوسکتا ہے۔ پونکہ انہیں معنی تجویہت پالی جاتی ہے انکی ترکیب دن الفاظ سے درست کے
اساندہ کے کلام اس قسم کی ترکیبون سے مالا مالا ہیں۔ باسخ ۵۵ تھی نہ امید رہائی کی
دل باسخ کو لاکھر بخیر تو سے گیسو خدار کی تھی۔ آتش ۵۶ مشق ناول فلکی کرتا تھا جب وہ
شمع روایہ سیکڑوں رہی تو دنما کستر پروانہ تھا۔ سلیم لکمنوی ۵۷ خال دعڑگان کے عشت
کے دل میں ۵۸ سیکڑوں داغ لاکھوں روشن تھا۔ جلال لکمنوی ۵۹ نظر آتے نہیں
محکوم وہ دس منزل ہیں رہتے ہیں امری آنکھوں کی پلنی میں نکھ میں نل میں رہتے ہیں۔
مگر سین کوں شک نہیں کہ ایسی سورتوں میں جمع صحیح ہے فائدہ معشووق کو جو شک
بھل وغیرت ماہ وغیرہ سے جھیر کرتے ہیں اور اس یادہ وغیرہ نہیں لاتے تو کلام بالکل غیر
صحیح ہو جاتا ہے جیسے ع مجت ہوئی اب روشن بھل سے ع جو گھر سے اپنے شک
ماہ نکلے۔ یون کہنا چاہیے ع مجت ہوئی اس روشن بھل سے ع جو گھر سے میرا روشن
ماہ نکلے فائدہ لفظہ بھر کو جمع کے ساتھ اہل زبان استعمال نہیں کرنے چیز ہر علمائے کہا
ہر عالم کرتے ہیں۔ بلکہ یون کہنا چاہیے ہر عالم لے کہا ہر عالم کہتا ہے اسین اکثر پاہر و آ
لغزش لکھا جاتے ہیں فائدہ لآنچوں مصدر متعددی ہے اسکے مشتقفات کے استعمال میں باہر
داہے جواہل زبان یا کامل زبان ان نہیں اکثر فالجش غلطی کر جاتے ہیں اور یون بوئی
میں نے یہ رسالہ لایا تھے یہ کتابیں لائیں حالانکہ یون چاہیے میں یہ رسالہ لایا تم تو
کتابیں لائیے۔ اس متعددی کا استعمال فعل لازم کی طرح ہے نہ تو فاعل کے ساتھ لفظ فی
لائی چاہیے اور نفعی کو نایاب داد کیرو وحدت و توحیح میں مفہول کا کام کرنا پڑتا ہے یہاں فعل
عنصر کا کامیں ہوتا ہے کہ کامیں کہاں پہ لایا عورت کے کی میں کتاب لائی اس متعددی
استعمال اور استعمال متعددیہ طرح نہیں ہے فائدہ مندرجہ ذیل مجموعی کتاب فرمہ کیا ہم اساندہ
کتابیں لیا سمجھے۔ باسخ میں کامیں میں سوچو وہ خبر سے تھوڑا رسکا اور نہیں لایا ہے تا پہنچوڑ کی
کتابوں کو نویڈا سمجھے۔ قلم اٹھ کے شمی کا خیال ایسا ہوا میرا رسک کیا تھا۔ میں اس کو رسک کے
کامیں کو نکلا اگر قلم اکامیں تھے تو پھر اسے سمجھو جائیں۔ میں خدا ہمارے کامیں کو نوکر اسی
کتابیں لیا تھیں۔ اس کے علویم ہوئے ہیں فائدہ کردی مثکل بوجا یعنی سورت میں پوری
لئی حرکت یا انبیلہ روئی کی احتیاط اگرچہ جانہ سہی ہو رہا کہ ملکہ پر پردہ نہیں کیا اسی سر کھلے

استعمال کر سکتے ہیں مگر تلاف فصاحت بولے میں کچھ شک نہیں، فائدہ رہ لفظ کو
تلفظ میں پیاسان پونا چاہیے بخوبی تحد ہو پانو دس میں نہیں مکھ ساختہ قسمیں استعمال کرے
میں کیونکہ میں روایت ہے ہر جگہ تلفظاً پیاسان ہے اور انکے ساتھ میں لفظ میکم نہیں بلکہ
اس بیطح ایک جگہ سیاہ اور دوسرا جگہ سے آہ جیسا کہ نامنځ مرحوم نے کہا ہے میں کہ
خط نے ترسے عارض پر نور سیاہ پیوں گی امشک کے مانند یہ کاف نور سیاہ مل پاس جو یہ کہ
پڑھتے تھے غل وہ کیے دن میں ابتو نامنځ کبھی کرا آتے ہیں ہم درستے آہ۔ میرے نزدیک
جس سے خالی سین کیونکہ سیاہ لفظ یا سے اور درستے آہ میں یہ تقاطع سے گرجاتی ہے اور
سیاہ ہو جاتا ہے پس دلوں لفظ تلفظ ایکسان نہیں رہتے فائدہ حرف مکتوبی کا قافیہ
اوس غیر مکتوبی کے ساتھ جو تلفظ میں ہو درست نہیں میں عاشق کا قافیہ دل عشق سوائے
وطن کا قافیہ یہار وطن جائز نہیں شرار نے اس قسم کے لفظ سے پڑھتا تھا ایں ایک دوسری
بھت کے بعض الفاظ میں کیا ایسا ہوا کا لحاظ ہے کہ تھیہ مذکور، سفران کو نیکو کریں یہ مکمل
نہیں کہ کیا کہ یہی آجٹک لوگ اس قسم کے قوانی استعمال کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ
سکارا کو متفہیہ مکتوبی وغیر مکتوبی سے پاک ہے مثال کے لیے ایک شعر مکملہ جاتا ہے نامنځ
آسمان کی کیا ہے طاقت جو چڑھائے لکھنوا لکھنوا جیر فدا ہے میں فدا کے لکھنوا۔ ظاہر ہے
کہ چھڑائے میں البت کے بحمدہ نہ ہر اور ہر کے بحمدہ کیئے ہی۔ اور فدا کے میں البت کے لعنة
لے اور نامنځ مرحوم نے اسوجہ سے اسکا قافیہ باندھا ہے کہ جس لفظ کے شروع میں البت جو اسے سکھو
والا غر کو متھر کر کے اور اوس البت کو گرا کے ملا سکتے ہیں جیسے کہ آہ بر دوز مفوکل کہ کراہ بر دوز فحول
پڑھ سکتے ہیں پس سے آہ میں بھی یہی ساکنہ کو متھر کر کے البت کے ساتھ وصل کر سکتے ہیں ایسی حالت
میں اسکا لجھ سیاہ کل طرح ہو جاتا ہے گریت تکلف سے خالی سین جو شخص بلا تکلف بوسے گادہ سے آہ بستھا
یا سکھ گا اور کراہ بین کچھ تکفت نہیں دوسرے سے آہ کی ہے کو متھر کرنا اور البت کے ساتھ ہلا کے
سیاہ پڑھنا فصاحت کے بھی خلافت سے کمالا لجھی ہے میں لہ ذوق سیلیم و فہم مستقیم، انتباہ ملے
مرنوں اصلی کے ساتھ نون نخوین قافیہ میں بعض جگہ ایگا ہے رشک سے یار میں میں کے مکملہ جاتا ہے
کام میں میں کے بگڑ جاتا ہے پو تراڑہ ہے کہ بوسون کا کیلیں او با شکنے بگڑ جاتا ہے۔ اتنا وحی حضرت شیخ
لکھنی سید ایذا وہ آپ پر فن تمام حلقد زلف طوق گرد ان شکله عذر مانع نہ ہتا کوئی تسلیم یا ترک
شروع تھنی یہ قصد ایمانہ علیہ ہے کہ اگرچہ اس قسم کا لفظ بھی فی الجا محبوب ہے مگر شعرا نے استعمال کی
ہے مگر اس نخوین کے سوا کوئی اور لفظ بھوکتوں نون کیلہ لفظاً مکتوبی ورقہ نہیں ہواد اور اگر سورا سے پوچھا جائے
کہ مخوار جمن کا قافیہ بمار جپن و امثال ذلک درست یا نہیں تو بالاتفاقی کہیں گے کہ ہرگز درست ہیں فائم ہر یہ فیض

صرف ایک سیلے ہی جگہ کو بوجہ اضافت کسرہ ہے اور کسر کی وجہ سے وہ یہ لمحہ میں ہمڑہ سو بدل کئی ہے اور اوس کسر کا اشباع کیا گیا ہے جس سے دوسری یہ صرف تلفظ میں پیدا ہوئی ہے اوسکو ثابت سے کچھ علاقہ نہیں پس جس طرح سو آنچن سارے چن کا فایہ ہمارے چن درست نہیں اوسی طرح چھڑاتے لکھر کا فایہ فدے لکھنواز روی انتظام شاعری درست نہیں ہو سکتا افائدہ مبتدا شی بھی تلاش کنندہ مرغون بمعنی روغن وار یا اسیں فتح کے دوسرے الفاظ کا مادہ لعلی نہیں مگر اونکا استفاق بطور عربی ہوا ہے اور عام طور پر بوجائیں اونکا استعمال سیرنز دیک چھ مضمون نہیں فائدہ ہندی لفظ کی اضافت یا کوئی اور ترکیب بطور فارسی جیسے تلوار بزید قطرہ آنسو ہرگز درست نہیں اسکو یون کھنا چاہیے زید کی تلوار آنسو کا قطرہ اسی طرح ہندی بھی وہ لفظ جو عربی یا فارسی ہو اور اسکی ہندو والوں نے لفظ یا معنی تصرف کیا ہے اوسکو بھی فصیح ترکیب فارسی جائز نہیں رکھتے مگر یہ قاعدہ اونہیں الفاظ میں ہے جنکی فارسی شہور ہو اگر فارسی ہی نہیں ہو مگر مشہور نہ تو اوسکو مفرس قرار دیکر ترکیب فارسی استعمال رکھتے ہیں اس اندہ کے کلام میں جابجا ایسی ترکیبیں پائی جاتی ہیں۔ مانع ۵۷۴۸

مربع سال بنای آن پریاپ امام باڑہ سلطان خاص و عام پا امام باڑے کا ہندی لفظ پوتا رہی ہندی کی وجہ سے ظاہر ہے مگر بھاپر کیفیت میں مستعمل ہوا۔ آتش سے یہ کی محروم نہ روان دہی دا آئی ہے جہاں کچھ جو رابر بھی جاپ آیا۔ محروم ہجئی معمون ہیں یہاں مستعمل ہوا ہے جنہیں اور ترکیب فارسی جو بودھی اندہ جو شخص مگر ہے اوسکے نام کے ساتھ لفظ صاف ہجوبت کیا جائے تو اتفاق کیجھ مضمون نہیں جیسے شخص حماجہ یعنی مانع در جرم خواجہ صاحب پرست انس مخصوص فائدہ ہمڑہ کو اکثر لوگوں نے جیسے عہد دیکھنے سے

ملکہ میں (اس شہر کو نامی شہر ای حال کیون تمیں پیش کیا جھوڈتے تو مان) اوار کر دیا کہ بنکات شہر بہت سمجھ ہے اور جھوڑ لیجہ جو بعد یا کہ فدی کسر اندر نہیں بلکہ سائن الآخری وزن کی رعایت کیے کریں جہڑہ بڑا دیا ہے میں ہم تباہوں اول اکسرہ اضافت کیا ہو تباہیا ہمڑہ کی یہ وجہ قابل قبول نہیں بلکہ بات ہے کہ جو یہ کسرور ہوئی، تو اوسکو بھی میں ہمڑہ تباہی اور اشباع بن جیو فرمائیں از ماش وغیرہ پس فدائی کی نئے کو بوجہ اذیافت کسرہ دیا یا میں کسرہ ہمڑہ سو بدل لئی اور اشباع پوچھ لفڑا میں ایک دوسری یا میں سماں کہہ پیدا ہو گئی ہے اور جھوڑنے پر کہا کہ جو یا یہ سماں پوچھ اشباع پیدا ہوئی تو اس بھی مکتوب ہے میں کہا جوں کہ اولادہ یا جو اشباع کسرہ اضافت ہو پیدا ہوئی ہے اوسکو نکتوہ نہیں تباہی مولعین ایک یہی سیلے کے عدد دیتے ہیں اور بعضوں نے یہ جواب دیا کہ فدائی کی طرح جڑا ہی بھی کسی دل آخرت اسکی جی اف کے بعد معرفہ دیکھتے ہے جس کو کسرہ ہے اور اس کسرہ کا اشباع کیا گیا ہے دفہہ ما فیہ ۱۰۳۶

اور میں بھی پہلے اوپرین کا ہنجیاں تھا اگر حقیقی و متن سے ثابت ہونا ہے کہ اگر مستقل طور
ہو یعنی کسی حرف پر نہ تو جیسے عطاء اللہ ضیار اللہ تو اوسکا ایک عدد دلیں چاہئے فائدہ
جو تھے تو راز لکھی جائے جیسے رحمت وغیرہ اوسکے چار سیکڑے لینا چاہئیں اور جو تے
گول یا شکایت لکھی جائے جیسے زبدۃ العلماء بدیۃ الشورا تو اوسکے پانچ سی عد دلینا چاہئیں
فائدہ آئے جائے جیسے بروز قتلن کا امداد و طرح مروج ہے ایک یہ کہ جس طرح اُد جاؤیں واو بخ
ہزارہ لکھتے ہیں اوسی طرح آئے وغیرہ میں ایک یہی لکھنکر اوسکے اوپر ہزارہ لکھن دیتے ہیں ایسی
حالت میں حرف ایک پہلے کے عدد دلینا چاہیے مورخین ہند نے جا بجا ایسے الفاظ میں
ایک ہی یہی کے عدد لیے ہیں اور دوسری صورت یہ ہے کہ دو یا ہیں لکھنکر پہلی یہے
پر ہزارہ لکھن میں فی الحال اکثر اسکا امداد و میادن سے دیکھنا جاتا ہے ایسی حالت میں دو
میادن سے بیش عدد دلینا چاہیے کیونکہ تاریخ کی تباہ کرنے پرستہ۔ **تمام شد**
لہ کسی حرف کے اوپر ہونے کی مثال آؤ پاؤ وغیرہ ہو کہ دو اور ہزارہ لکھنا جاتا ہے ایضاً جسے بخ کے
عدد کی بحث غواص فی تذکرہ پادھار دطن میں نہیں، بلکہ اس کو ساتھ لکھنی ہر فرشاً التحقیق فلیر جمع الہدایہ، ایضاً ج
تاً سے مرد و ملود کی بحث الگ چراز امۃ الاغنی طا وغیرہ میں خوف دلکھنی ہے کہ تو انہوں نے اس کا تذکرہ داد
تحقیقاتہ در پر مع والہ و ما علیہ لکھا ہے جو قابلِ دید ہی نہیں بلکہ جمع الہدایہ، ایضاً جسے عجیب ہیں کہ کسی کو بشیر
پیدا ہو کہ جب بحث کے آئے ہیں ایک یہی نکتہ اور اوپر ہزارہ ہونا جائز ہے تو پھر اوسکا فاعلہ قدر گز نہ کرنا وہ مدت ہے تو
اسیں بھی تو ایک بیٹے کی تحریر ہزارہ ہو جب تھے اور فرمادی کی کہ ثابت اور تصدیق کیسا ان ہے تو انکا تخفیفہ ہیں وہ مدت
ہو گا اب میں کہتا ہوں کہ غالباً بیان کو یعنی دیکھو کا کام کر لیتے تو اسی اس تھوڑی کچھ گربات یہ ہے کہ آئے جائے میں
العف کے بعد میں ہزارہ ہو اور ہزارہ کے بعد پاسا کرنے ہو اور نہ سے میں الحف کے بعد حرف ایک حرف یہ ہے جو
لسے میں ہزارہ سو بدلکنی ہر دلیان پاکتوں نے بوج ہے اسیہ بیان و مصل کی ثابت میں یہاں خرد جکانامہ میں ہے،
مشہداً پر قاعدہ مسلمات ہے کہ کذا کذا تاریخ کی تباہیات پر بوجو ہونے کے کھنکوں کو دیکھنا ہے جیسے خود بخوبی
کے دا اوسکے عدد محسوب ہوگا اور جو حرف کی ثابت ہیں ہنہ کا کو طفوت ہو جیسے مترجم اور ذرہ کی ایک ریکارڈیک ایک ایک
یہی نجاہیں گے۔ اس قاعدہ پر شبہہ دار ہونا ہے کہ ہنہ کی وجہ یہی لکھنا جاتا ہے اس قاعدہ پر لازم ہے کہ العف
اور یہی دو نوں کے عدد لیے جائیں حالانکہ العف محسوب نہیں اسکا جواب یہ ہے کہ مكتوبی سو وہ حرف مكتوبی ہو ایک وحشی
کی حرف یہ کوپری نہیں ہو جو کہ العف عجیب وغیرہ میں یہ پر لکھنا جاتا ہے اسیہ میں ہوتا اور اسیوں عجیب العف محدودہ کا پہلو العف جو بخانکی
لکھنا جاتا ہے اس نوں عطفی ہو یعنی لکھنا جاتا ہے اوسکو اسکے بعد محسوب نہیں ہوتے ہے ایضاً ایضاً شرح اصلاح

از از منه آن اغلاط

بسم الله الرحمن الرحيم

هر چند مصه داشتی است که غلط بودگونه باشد اول غلط عام و آن اینکه بهای اینها
با اینکه از پیشگویی آنها نمایم بر باشند در این تصریف کشیده یون کافر که بسیر فاست و با ولپر و خبر
قایقه آرنده این قسم حیوانات نه همیست و هم غلط عوام و آن خلاف قسم اول یون و یون
تمالش بر زدن شما باشند که محاوره ناواقفان است پس کسانی که غلط اینعام فصح را در جواز غلط این
آرند غرقی بر برد و قسم نه اینکارند و اینکه بیرونی خلاف اینعام و غلط عوام را تجد اینکه پذیرد و خنثی
میباشد که اینکه در عرضت عوام مشهور است که بحث ضرورت شهریه تغیر لفظ از سیلیت صلیبی چنان باشد بخوبی را
نشاید آورده و اندک کمی از پیش این چرا اینکه بدراد استعمال کرده یون مطلع کردند که اینکه پذیرد شهریه
بودندید یعنی اینکه جانش شود و آنایان از ازشدیدگشیده بترانند و دشمنه از زدن در زدن باشند چنانی شهر
لختن چه ضرور مشهور است با اینکه قدر اینکه خودندید ضرورت شهریه را و او اینکه بجهود متأخرین سیلیت که
میتوان را نمیرسد که لفظی خلاف لغت و بیوه و استعمال فضای بخار آرنده اگری در علام و پیکن و لفظی خنثی و
ضرور است باشند مهذا آنکه نهاده بدانکه تخلیط اصطلاح با تعبارت جان مخفی است که درین کتاب نوشته شده و خ
میکن که بعین دیگر صحیح باشد و نیز تخلیط با غلب از عویض فارسی بود اگرچه این اینکه اینکه مخاطب موافق نیز و
این زبان همدمیابی متصرف نمیباشد اینکه پذیری عصل ای ایش ای ایش ای ایش ای ایش ای ایش ای ایش
تخلیط فتحیه ای اکرده اند و نوشته اند که بسیر ناست و با ایش و شیره کافیه شده است درین شکل نیست که
تخلیط ایشان مخفی چیاست اگر در کلام پایه ایان لغتی کنی صد بسیر ایشان باشند و لکشان بایند و بین که
اکثری را در حقیقت کسره آن کلام است و گران یک سو سیزد غایب که در فارسی بدبعلی و ایش ای ایش ای ایش
آیش ای ایش
آن عدم تفصیل نهادی گوید بجهه که ایشان شرب آشکری ایشکری ایشکری ایشکری ایشکری ایشکری ایشکری
در قطعه این میت نوشته پیوند ایشکری است با اینکه آیه یون کسره حرف تایی ایشکری نیست که این شعر
ناطبق است بر کسره تایی فوقانی اکنون کسی را مجاز اینکار کسره نماید تایی تحقیق آنست که کسره ای ایشکری
است آیه و ایشکری میمحله عله آسیاه کرده ایشکری ایشکری ایشکری ایشکری ایشکری ایشکری ایشکری

رای محل خطاست قصیقی فیاضی گوید - چون دید که آزاد گشت ایسا و آن آزاد و بدچو خاک برپاد کا زر و
 بفتح زای مجده نه بصیر آن چه مخفف آزار و نست نظامی گوید - و این میکال کوفراندی کروند نه مرغی
 بلکه سوری رانیازرد و در موئی الفضل انگاشته که عوام که برای مضمونه خوانند خط م Hispan است آسرت بالف
 مدد و ده ضد ابره شیخ شیراز گوید - شنیدم که فرانزی دادگر قباد استی هر در و آستر و داستر تجفیف
 مسموع غیبت نداشتم که در کلام فارسیان آدم دیانه جایی که دیده ام آستر بالمد و دیده ام بلکه صاحب غیاث
 اللغات تخطیه استر بالف مقصوره گرده دامنواست پیکله بعض اجل عصر باستان و این شعر خاقانی نویسن
 هم ساکن لش منکر چون آب بره چو آتش استر اتغییر طلیل صاحب غیاث کرده بیارب کاتبان
 چنانکه نوشته اند میخواند و میغیرند عالمیدان در نیقاوم ابره راجه نسبت است و استراچه ضرورت سخن
 کوتاه مرصع ثانی بین بخ سنت رفع چون آب ترد چو آتش ابتکن هر کس گفتار هر اباور ندارد در سخن
 تخته العراقین طا خطر کند ایرشیم بصیر شین مجده از برگان، قاطع و غیره بفتح آن خطاست نظامی
 گوید - بسام عن را کنچ چمن گم کنند ای نفس ای عاج و دام از بر شیم کنند و تقافیه آن با معلم بفتح لام که درین حجر
 طلقوی بزدگی واقع شد - تو ان صوف سخن را بافت معلم که بفتح خایه اش بیود بر شیم داد عالم
 اختلاف توجیه شمرده اند اجهنه جمع جنین سنت بمعنی که در شکم ماوراء شد نه جمع جن چنانکه عرام داشته
 فی الصحاح اینین الولد و امام فی المطبخ و الجع الا جنه و منتخب اللغات نوشته که عوام اجهنه را در جم جن
 کنند و آن غلط است احمد بضم تین نام کویی بدهیمه طلبیه از صراح و منتخب اللغات و متنی الارب بفتح هالی چنانکه
 شرست دارد خطاست احوال بالکه و بضم بروز و فعلان جمع ای از صحاح و قاموس و مصیبی عذر
 قریح اللغات و غیره و عوام که بالفتح خوانند و جمع بروز احوال دانند خطاست او عینهم بفتحی
 تکانی سنت نزد شدید آن چه این در قلمه سنت بروز افعلا ارجمند بکون چشم هر کس است ای کل
 ارج که بمحی قردم تهیه باشد و از کل که بمعنی صاحب بیار و میگش بهای غیری و غیره و در شنیدن اللغات
 نوشته که بضم هم غلط است چه در مکبات اخهای حرکت حردن آخر کل که اول نشاید ارقاهم ایچه هندیان بمعنی
 نوشتن نگارند و این را مصدر از باب افعال ایگانند بعض اجل عصر نوشته که در کتب اللغات یافت
 نمی شود درین وادری فقریر هم با ایشان هم زبان ام هر چند در صحاح جو هری و صراح و قاموس و
 تاج المصادر بحقیقی و مصباح منیر و منتخب اللغات و متنی الارب تاج اللغات و کتب و میر تخصی کرم
 بیان فتح اما در تهمان فارسیان نهاد اگر است نه ایکار ارحم از او هم بعض خواص سنت که ارم مانع
 شد اور ایامند و بمعنی بمشت درست غیت گویم که بمعنی بمشت هم تهمان کروند اند مولا ناجی ده

دیوان غیر مشهود گوید - دا و را و د صدال حورام مکار و حورام دله هر سل عصر از شوال اللہ
 آنده سر و صد و ده صد و ده تیور در در ده مسلاهم هر کاره کارا و داده حورام دا ز دعا هم نیایی داده
 و حایی جعلی است ده از رد عاصم پیرایی خردی نیمه ده ده ایی بپنده بپنده این متصدر عجیب است در علی فرمایی بخوبی
 داده ده ایش نیکم بخایی صحیح است نه بهایی برو است از رش تقدیم زایی مجده بهایی بخوبی داده
 بخاست هم داده ایش از رش بمعنی گریچه شدم شدن بعقدی هم زایی مجده است سر ارجح بالفتح و بالکسر
 بخاست صطبیل بالکسر و سکون بالمکان بین ایشان از صراح و قاموس تاج اللغات و منشی
 الار و لفتح اول یا بحر کت با چنانکه شهرت دار و بخاست فیضی فیاضی گوید - ها انگشت افت سی صطبیل
 برعقل گهر شناسن طبلیل - ق آنی گوید - که نفته هم طبلیل دگمی گشت نم پوش بگاهی ز فضائکه
 بگاهی ز قدر کرد و لنه حدودی ببریکه زین بفتح تن برآ تا بد بادا مکان در گلخان و صطبیل و قید و منقل و نیزان
 ناخدای شیرازی گوید - صطبیل و ز خ گاه و ز نوبت ز میخوی و صلح طبلیل درایت مادا بخوبی بخیمه هنره
 و سکون عین بمعنی بجهیز قاموس و غیره بدانکه این لغطا بخفره در کلام اساتذه بکثرت آمده و مدون
 بخفره اگر چه بعض بختیین بخطیه ایش کرد و هم بندرت دیده شد مثال اول جایی گوید - هر ز عذر که
 نهار بخوبه سازی بخونه خند و طبع کودک بخربازی ایمیر حسین الدین فقیر و رثنوی واله و سلطان گوید
 ای محظیه عالم خیال است - اینه طلاقت کمال نعمت بمثال شانی تحسن تا پیر گوید - ای شیخ شیر بکه
 تو ان این بخوبه بخت ای بی بپرده گشت دازهان اندوانی بیچون اینکه ملائیتی بدانکه ای بخوبه بخیه
 بخفره خوانند عین بارگشت ضنه و بندرن فتحه و عالمی بالفتح مروب باخواب که تازیان بیابان باش
 را گویند از صراح و غیره بالکسر بخاست اقر بالکسر رای همچون هجع قریب و بضم آن که بملائیت جلد است
 از صحبت عاریست اهلیم بالکسر بخیه بصفت بخشنی زین بازیجع اللغات و تجویب اللغات بخیه است
 و خیابان و خبره و بالفتح درست نیست اکسر بالکسر که بای انتقاموس بداریم و بصفت خلترم و بالفتح خاط
 و این لغطه صحیح بسیان است که اینکه کثیر بیانی متشد نویند خطای فاحش کند الائمه فتنی است که بخ
 نهایان بکتبه ای بخند و بخیه ایموده بخیر و مه و این خلط شخص است چه بعد ای ای او خات
 لغی عزیز نهاد بچایی و لذت صریح لذت نویشی است ای ای بالفتح مرکب است لذ الفت و بخیه گلده
 خطل دیگر بخفره مجامد و جمال است الخلف لسلیل بکون شانی نام کتابی است مشهور عالم که بحکمت
 آن خوانند خلاصه کنند ای
 قاطع و بخیه عذایی که مشهور بیت ای صحبت و درست فصل بایی تازیی سبابی بخیه عذایی

آنچه پیش از این در فرهنگ است اما جنون اجنبی عصر نو شده که از کل امراض اندیشه و از نخست مخفتوتر غیرت چه علایه
با محل داشت امثلاً آن ناده و صاحب بدهی خود که باشد کان جو زنجیر آن این بود و این سر آورده نموده
که در دکن آن پشم پیدا می شود و باع خواه سارحان با بل است و سیم سه در راه عشوی می باشد و از
و قسوان غافل می باشد زیانه هر موراجن صحرایی چاه با بل است و بخواهی این که ثبت شده علایه ت چه
وقت خوبیست و می خواهی اینکه ماقبل شدن زدا شدند که بهم لغز اتصال روی اینها باشد اینها غیره
نمای اورده اند شیخ شیراز که برسد چه کندند که بروجور می باشد و اگر ترکیب شود و حیرت به این کسندند خوبیست
خراب است درین عهد وی می خواست آن کرد که در وقت بیان نکند و فیضی فی حقیقی کویدند این کسندند
شوهی درین سلسله ها در وقت تویی بچاه با بل بودند آنی که در قصیده که مظلوم شد است می باشد
تو خوبیست و تراز خط از مثل ببرد امن زلعت تو مراد است تو سال این شهر نوشته شده باشد وقت بضرم تو
معظمهم آیده پران بسوی عشق چه از چه با بل ناخدا می شیرازی کویده دو پیغم برخوازش از تفاوی
فکنده خاصه بچاه با بل ببرد بکو با بل بضرم باست خانیه هم ستعل شد است و این سخن دیگر است که
کسره از ضم فصح باشد بیان از کان فتح زای مجید مخفف بازار گذاشت و بضم این ایمه بوقای
زای مخفف عنه مخصوص است و مخصوص بالشت بمحنی و حسب هندیست نه فارسی بختان فتح زای
خانی نامه ولایتی است معروف که اهلی و غرب است از کشف اللغات است و برمان قاطع ضم باز
خط است پرون بکسر باست و ضمین چنانکه در عوام شمرست و اردیا ایچه و لجیز فرنگی باشد
خط است چه این مخفف دیر و نست که بکسر باست ببرد بضرم جانوریست که در هندی بلکه اگری
در عالم مخفف نند و ایچه نزدیک مخفف می بخزد و گویند راسخی این هم در اندیش مخفف خط است پر
است از ایچه نزدیک مخفف دیر و نست که بکسر باست ببرد بضرم جانوریست که در هندی بلکه اگری
در عالم مخفف نند و ایچه نزدیک مخفف می بخزد و گویند راسخی این هم در اندیش مخفف خط است پر
و شاه غنم شاه است خلود خان را بجز خمیر بضرمی بخیزد و سکون را عذری و دندی خیر علی و کسره
و سکون ای هوز نامه وزیر نو شیر و آن زنگفت قلز و غیره و در عوام که بخیز فارسی و حرکت باشد
مخض خط است بسته ایچه بالفتح نام و دوائی است معروف از مفتح و متشی الارب بپرمان قاطع
نمیگفت قلم و با لکر خط است بشارت ببرد حکایت باقی موحد هزاده هنری ایشی الارب
و نیکی ای معلوم فیصل است نوشت فتح ایله و صمده و بکسر باش ایچه صاحب غیاث اللغات
و دیگران نوشتند که با لفتح خط است مختاری آن کم انتقامی بوده لخیز باشد لرضا عیت
و بکسر زیر باشد بجهدت از هرج و شنج بضمی ایلخان میرزا تاج اللغات و متشی الارب موبد الغضب و با لفتح

در سی و نهمین قصیدت پنجمین شعر ریاست از عراق حجت اصل بارع داد بتو بحث است که شهر این
 با غمی پر کوکه تو شیر و آن عادا هر چند که بار در آن بازی بدهم دادی و بدای مظلومان رسیدی که از این
 استعمال اتفاق آورد از کشف اللغات و برخان تعلیم و هفت قلزم و خیر و بعضی از محققین بو شاهد از این که هر کس
 است از بیان باقی است دلکش داده بعنی علیه باقی و تسمیه اش اینکه سالی قوم مشتری که عبادت
 میکنند بست میکنند خلاصی نزد کسری میگردید فرستادند پادشاه آن علام را همکی فرمود که هفت بیان
 لذت داده بیان باقی است پس آن همکن با این اسم سهی شد با همکی علام که بضم او ل گویند علماً بحق است بکار
 بالفتح و دشیزگی از صحاح و صلح و قاموس و تاج اللغات و صلاح منیر و متنبی اللغات و متنبی الارب
 بشف اللغات و بالکسر درست غیبت بیان بیکوئن شافی نام شهری است از غریب چنانگری غیربره
 و بختیز خطاست سعدی شیرازی گوید لشیوندی حدیث خواهد بیان بگر بترز زندگانی تلخ بنت آن
 بود که نهاد افواری را سخره اد باشند بلطفه تغیره را می روشنند راچون شب تمامان کند بوقلمون
 و دلیل بیان تفاوت و لام است اذ بکوئن کمال هم استعمال کرد و از نامه خرسرو گوید لشیوندی
 هر شش سازی آنکه خاک و خلسته هم بیرون بپندان آنرا رو به قلمون کمی بده منوچهری گوید خدا فرآن
 بیان دین هنگام بسیار بخوان و بیایی بوقلمون نماید و بهر کوب است از پیوند که را کی لضیل آید از
 بمحیره الامانی و غیره و خویا هم از تحقیق بیرون ندارند این نهاد را یک نکار نموده بحیث است دلخیز
 که به مخفته بمن کا خشاسته بیهی پر فخر ای جند جاما این همه و در غفت هشون خیره بترکیب رسی استعمال
 کرد و از سالی پنده میگذر و که خاص بمحصل این لفظ کرد و بخون و دلخیز لغات و دلخیز شورای بخوبی مفتد
 که این بود که این لفظ بمن کیست بیکوئن افتگان خود را منع کرد و که بخاید که این لفظ بترکیب نهاد است
 باید بسر پنده بعد از این به شخص بیان شود و کلیات میز اجلال ای سری لامفتد و طبق بخوبی کرد
 شیر آنچه که بخیر و متنگر این بخوبی بیهی پس از آن که مانند ازین واقعه خبر را شنید و مثال آن گوش
 گزار شد و هنوز در فارسیست آن این دارد آدم بیان که فقیر نزد این دادی غباره از مخفته دام
 و خاکساخته این بیت در کلیات شیخ بحیی خویی نظریم و مگذشتند که بجا پاس محاب از زاده بیهی اند که
 کامنخانه هم با خرقه تغیر ای آید و بخون بحقیقت این شیخ محمود قزوینی و حاجی عبد العزیز شیخ خاشم
 بزر و بزرگوار این فرمودند که این لفظ شنید از دشتم داده در فارس شائع است چنانچه کی این شعری
 بخوبی بیهی پس از این خرابات بخیر خذ سکنند زمانی پاد این شرود بخیر کمال شرط داده بیهی بخوبی
 داری تدبیه مان بیشتر این غیرگوینده با حسن بی خدی بخوبی همچویی با کرد و بدان هم پرده برداش

غیر از و به سیم باتکای غیرت داد و نگفت بجم این بفتح کاف لجه هندیان است فصل باری فاصله بی نایم
 نام ملکیسته عوام بحر کسته اخوند و خواص دران شامل دارند و حق افیت که سکون رایی تعلیم شد
 آمده و بحر کسته آن شاذ و کتر پرای سند پرین چند ابیات قاتل نقطه انتخاب دم مشال سکون
 چون عتقده و لمکشاید بلکس پارس پایا یکشید رخت سوی کاشغرا سه مانع چرا پارس که نبود دران و مادران
 ل آب خاک نے شتر و عکا و نهر عراست درست ہواست که در پارس فتنه میشید که کی زخلوں میوشان چشم
 فتنه ای اهل خدش هژده که از قضل که و گاره آن دملک پارس امیر نزدیک اور سه شهان او فتنه ای که درید
 در عرض تو قاتلی بپو و خاتمال امام و خاک پارس خسرو انش به بشار تم رسد از بام و در کره قاتل پیچاک
 بوس مکس و مکن پیارس درنگ سه الچار پارس گلستان عشرت است ولی پیونیت بخت چه
 شادی زده گلستانم سه مراده املک پیزو و پارس بخشیده لقب ادش بصاحب ختیاری مشال خر
 سه زوجله تالب چیخون ز طول میل پارس بلوز پارس تاد رشی ز رشت تاش شتری دنیز داشتی
 که پارس بمعنی سند معرفت گویند که سند است در کتب لغایت اثری ازان یافته شد و از این نیا
 هم مسمو ع نشده دور کلام اهل بحتم سهم بستر این پوسته گردید کتابی قطعه نبام کی از شعرای سند اگر در فرم
 بوداد وان این دو بیت یافته شد که گویند که آهن شمود از صحبت پارس باز نزد این سخنی است که ای ای
 در افاده کلپارس بیو پیچ بخمر دم بخزو ہا این بیو پیچ بخمر دخود خواه لقیر کو شاعر از بمه عجم و غیره و بمعنی سند
 که شهور است ای حشمت درست چه مکس و شاعر پیزد پیزست و سایه شی آخر پرس شهاد علام و کسریز
 خنگ چنانگیری و بر مان قاطع و هفت قلضم و در مراج اللعات نوشته که اینکه بعض هدم میند و میتا
 مخصوص گذیر و اند خطا است سرستان بمعنی جای پیریان در کلام فارسیان یافته شد و نهاد
 این نیان و ای و هند سخی ع شد کس گوید که سستان برای این طرفیت است در اینجا حاجت سند نزدیم
 ای ای در پس پیچ عکلن بخون ز دستگان پا تند چه در بحذف یا کی پری و تبدیل بحر کسته ای کسره بفتح
 اینها ای شخصها پر خود سند نمایند گویند که هند نیست در آردو و ترکی سی سندی و پا همان نون
 آوردنی است و کسایی و تکمیل ای و بخفا آورده اند لفظ هندی و ایسته پا شد سر کار بچکون خارسی نام آیه
 است که نقاشان بدلیون داره کشند از خنگی هم کسری و دخمه و بعد از نوشته که بکاهن ای ای میگشت
 نیز سند په مهر بیش فرماده کافی فارسی را کشیده که ایسته تازه را ای ای خیز که ای ای
 در دیوار رنگهاست غیره کیا ای ای خوبی لغیر لغفر و ته ای ای و بخی حال فهمه ای ای پارس پیکار بخواه تازه
 ای ای در دیگار بدل موقوف خداوند تعالی ای که پر و زده همکمان است و بمعنی پر و زده همیز آمده والحمد لله

حکت دال غلط مخض است، و کشافت الگانات غیره پلنه ک در نده ایست و شمن شیرکه بعرنی نزنا
 و اینچه در عرف علام بمعنی پوز که بینه دی چنان گویند شهربند دار و مخض غلط است چه پلنه ک در شم شیریست
 از سرخ الگانات و نجهان دنیه پیچای و بافتح عدیست معروف سندخا و از برمان قاطع و سرخ الگاناد
 هفت قلمز عدو بالکسر درسته، غیره پیچای و بافتح عدیست معروف سندخا و از برمان قاطع و سرخ الگاناد
 مولوی جاچی کو چه سه بگرد و راهه ایت یکم قفس هر چز که بشک بشک باشد از هفت تلزم مجید
 هندیانست پوشانک بمعنی لباس بعض اجلله عصر در فارسیت آن تابل دار د کو چم که صاحبها رحم
 نوشته که پوشانکه حضرت ای پوشیل هلا طغرا و غشایت نو و استعمال کرد و اگر گرفتی که طغرا آنها اطلاع هندیه
 استعمال می آرد و کو چم که جماعتی از ایرانیان تحقیق پیوست که در پارسی شاک بایمی ستعلست هصل
 شما می فو قافی تبارک بافتح رای محله فرق و مهان سرآومی و چیز کی بعد در جنگ پرسنند از برمان
 قاطع و غیره هلا هانفی درینی چنون گویده کو تاج دفاتر تبارک پدر لدار نوت بود سبارک به منیر و مثنوی
 افراد ای کو یده بیار پیغ جنایم که تبارک بیود خوزیز جانبازان مبارک بود و چشم تالث درست بیست
 شنبه بمعنی حماره دهی و فارسی بیایی تازیست و اینچه بیایی فارسی شهرت دارد و مخادره هندیست
 شهزاده هم جا اشیده بالسب و غیره غافیه کرد و اند پنهان چه سعدی شیرازی گویده برا ادشیش از
 اقان و خیزان شب چه رجور داند در ازی بشبهه و رینجا از عام تدقیه اسیب و کسب نیست چه از
 کتب نخات هم بیایی تازی سندخا میتو و نیز لذتی از ایرانیان تحقیق پیوست که ایل پارس
 شب بیایی عربی سندخنده کار بافتح ذکر نمودن و بالکسر خط استه بمه مصدم که ببردن شفال آمده
 مفتوح القا باشد چون تعداد و تکرار و اینچه بخیان و تقار ب بالکسر مدد مقطعه میست فی مرضی قالوالمیه بی
 شفال بکسر القار الایسته عشر اسماه ثلثین بمعنی المحمد و بیان التحسان والتمعا لشخشه بافتح ناسیت
 هنیکه مخده است سعدی شیرازی گوییده بیک و بیان یکی تشنی بافت بیرون از در حق دیگر
 نیافتند و زین شعر قافیه تخلیلی است نیافت رویت واقع شده تحویل کحد داستی کیون این تحویل
 در فلام پارسیان یافته نمی شود بعض احادیث عصر درین تحریک که بطری فارسی سنت هوارد و گویان آورده
 اند تابل دار د کو چم که رسم هند است که بزیافت بحمد چهاری سازند همانا به تحویل و اینجا است که اورا تحویل مکنند
 هزار پارس اثری از همن غیست که استعمال چه رسید چون فارسیش غیست ایمادون تحریک قارسی هدایه
 تدارد و این بمحث را در بحثه ذکر شنید اثنا اشنا و شتعانی لظر قدر بافتح فو قافیه هسکون قاوکسر بایی محلة
 هر دن بفتح ثالث غلط است چه این مصدر است بروزن تفعیله که سکون نماد کسر عین ماشد تمغا

بمنی محدود تقدیم شده برعین دو آخراً افت مقصود و لغایا تمدید به خط است که تو پیا بمنی سک
 سره بهر دجا نمایند فی قافی سنت و بطای مطیق نوشتن درست نیست تیمور با دشنه شاه شهرو
 صاحب غیاث اللغات و بعیان علیه عصر نوشته که این لفظ ترکی است و چون در ترکی بعد مکور است
 بمنضموم داد نگارند و ببلطف و رنیارند کما بسته باشد و اور داشت و تلفظ آن خط است و نهی هست
 کرد و اندیجین ریاضی سلطان تیمور که مثل و شاه بود در هندو و سی و خود آمد و بجهود خود تغصه و
 هفتکاری کرد و خود را بجهود خود بخت کرد و عالم پدر و خواه شرارکه در قافیه فخر خود را در این طبق
 اشاع و تصرف شهرده گوییم که حق تحقیق بر عکس است هم نام آن با دشنه باطنها زیاد و ملود و
 ذی نور است قاضی شهاب آذین احمد که معاصر شاه تیمور بود در تاریخ تیموری که موسوم لمحاسن المقداد
 فی اخیله تیمور است نوشتند اسمه تیمور بتای مکسوره شهاده فی قادیا رسائل شاه شهاده و ایسا کنیه مینیم
 مضمونه و راجحه اهل است و فی التصریح باز نه بناست لکن گلله الاظاظ الا بحجه اه او داده
 صوبجان اللغة العربية خود طبعاً فی الدوران علی انباء او زانه و هر جایی که شایی میدان
 فی قادی فی نیاز آناره تیمور و اخیری تمرانگ پیدا است که حمل نامه اسکن با دشنه تیمور بیرون زان ذی نور
 نگاشته و تمرد نیزه از تصرفات انجاشته و پیغام برداشت که تحقیق جگوگلی اسم احمدی چنانکه مورخ معاشر
 داند بدیگران پدر سد اگر از پیشان صد هزار ارباب فرنگی که خلاف صاحب صحاب ملعود نوین
 عباره اشاید و اینکه گویند که در ترکی بعد کسره و ماد بعد هند و اغیر طفو طبا شد قاعده که نیست در
 رباعی شهوم تکریز نهاده تصریح قاصی دریافتی با الحکای شرایں لفظ
 را بر حمل نهود بتفکیر فخر و میثال آن که در همه از اشاعه مضمونه با تصریح کرد و ادم بر نیک اینکه تیمور نفع
 فی قافی شیرت گرفته امی نزدیه فصل سخنی هشله شکر چه عرض نهاده که امکان نیم جایی نیست
 چه در همان تحقیقین بسته بسکون شایی بیامد و گوییم که خاصه که در خانه ذکر کنم از شاه است در اسکان
 شایی مضاف نیست فصل معجم تکوئی چهه ای اعم او را نام شیر است تیمور بکناره بحر که
 از صراح و قاموس و متشی الاربیل کشف نهاده و در بعض از است بالکن نوشتند با جمله این مخفی باشند
 غله است جراحت با لکسر لیش از هر چه و متنی لغات و بهای چشم و غیره و بالغه خط است
 جراحته پیزی که از جرم گیرند مرک سنت در جرم و آنکه کاره نسبت سنت چون مصالاً زد داده و
 بکاری آن جراحته دیگر یاده محض غلبه است جراحت بفتح حجم و از خندان آبی و غیره از پیده
 لکسر خط است جراحته بالکسر ایچه از صراح و قاموس و متنی لغات و متشی الاربیل

الادانات و مoid الفضلا و بالفتح خطاست جلیاپ باکسر چاود و قمیص از تختی لامهات و قمی از
 وغیره و بالفتح خطا است جمادی الاول و باز خر و پنجم حجم فتح وال و دوامه از شمع
 و قاموش تختی لغات و زیاج المخارات و قمی االارب اکثر تو شنی که بجا ای اولی اولی و بجا ای آخر
 ای آخر نیاید چه در تو تجید، جمادی که مونت معرفه است یا کله الی اول و الآخر که در و مذکور است مخف
 مخف و مخصوصه و تذکیر و تائیت خواهد ماند و پنجم کویند که اطلاق کلمه ثانی آنچه باشد که برای آن
 تالث پنجم باشد پس بجا ای و جمادی الآخره جمادی الثانیه درست نباشد و پنجم که برای جمادی الآخره
 جمادی الآخره درست ندارند فی المصباح المبین لایصال جمادی الآخره لایران اماخری بمعنی
 انوار در قدر اول المقدمة و المتأخرة فیحصل للبس فیقول الآخرة فیختتم بالمتاخرة کویم که اگر در عربی
 درست نباشد کوییش اما فارسیان سکا ظایین قاعده از جمادی او نترانیان جمادی الاول
 جمادی الثانی و جمادی الآخره دیده ام و جمادی الاول در نظمهم هم بظرور کردست بلین شیراز
 سرآید بعید و زکاوت والفت از جمادی الاول با تشریف الین بخاری کوییده نیمه از جمادی
 بود کاین نظم کشت مستکمل بود و دین فقط تشریف دیگر هم بست که الغی که بصورت یا ستد و
 آن بجهت اجتماع ساکنین سلطاط افتد آنرا سیاصل کردند و پنجم و ششم است که در اشعار عربیه تو
 جمادی بصفت ذکر جائز داشته اند تابهاری چه رسماً دم بر نیکه جمادی لفتح حجم خانکه را شنیده
 جاریت از حلیمه صحبت عاری است بمحیم بضم هر دو حکیمه سراز صراح ذیاج المخارات و تختی لغات
 و بهار حجم و در کشف المخارات و مoid الفضلا از شنی که اینکه مشهور است که بجهیه نام با دشایی و دغطاست
 و در قصنه بمحیم که با هیئی نیلیه السلام نیکم آمد و بود و حال با دشایی و مرگ خود باز نمود هر او از محیم
 کاهش سر بازد جنوب بفتحه لعل جنت محردن از تختی لغات وغیره و پنجمین خطاست شیوه است
 لفتح حجم و کسر نون اسپ کوکی باز بهار حجم وغیره و پنجم اول وفتح و حم خانکه شنید دار و خطاست
 جوا و بجهیف و موسخی و زکشف المخارات و قمی االارب و زیاج المخارات و تجا و باشند او با همین نعله
 است عونی شیرازی بگیرید هر چهار که هزار نام جان بخشش پانزده کوسر صحبت بفرق بیهی
 بحور ای بود و نوعی از لغش و موز هاز بدل بحمد وغیره و چهار بجذف و دو و تیزیده دام درست بیت جما
 بفتح نادی ای از زیاج المخارات وغیره و بالکسر خطاست بحمد بالفتح کوشنش و صلاح و غیره لغات
 و قمی االارب، بدار عجم و بالکسر درست بجهت نظامی ندرخان اسرار کوییمه درست و فاری که تهدیک
 خانشوی عهد شکن جهد شکن و امیر خسرو در لیلی بخون کویید صحت طرز شکن خوشکه شد. خود هر چهار

جند که مولوی جامی در یوسف زلینجا گوید و شیرینی گفت همچون مگر که آخوند بپایتند نه شنید
 ناطم هر دی در یوسف زلینجا گوید که من کردم درین اندیشه چون جند شدم آن شاه عین را
 دی یعنده بحمل بالفتح نادانی از تخت لغات و کشف لغات و تاج لغات و بالکسر خطاست همان قوی
 در لیلی مجنون گوید و علم همه عشی علم او بحمل پوکار همه پیش کار او سهل جنم هم بمحض چون مشهد و فتح
 هر قوس و قصی المذهب و کشف لغات و تاج لغات و بعضم نون خطاست شیخ شیراز در پنداشنا
 گوید و سر انجام بحال جنم بود و بکه جان بگوشا قبست که بروان طم هر دی در یوسف زلینجا گوید که گیا همش نم
 نوش زهر و شنجم هزار لال حشم اش در دی هم حب بافتح گربیان و بالکسر خطاست شیخ سعدی شیرازی
 گوید و زندگان فرد بر دیزندی بحیث بپکه خشند و دوزی فرسته زغیب پوشیخ علی چرین گوید و از اثر
 پتوان نور غیب و جلوه ایداع برآمد و حب فا آن گوید صهر و زعیب خوش بخیر است شهر و گران شماره
 غیب پیغمبر مسیح پاک شکنند چنانکه میانی می نند در حب پاری بمعنی کیمیه پر و امن بالکسر باشد
 قلن حشم فارسی سپر هم بالفتح پوست از موئا لفضلاد و هفت فلز م وغیره و بالکسر خطاست نظمی گویی
 گوید و بگردن نخت و بجنت چرم پوک شد چون دوال رکاب تو زم و که که سلطان زادین خام
 چرم از پر طاسی من شود پیشتر گرم حمل ببران و تانی بعد و معروف و فتح تانی چنانکه شیرت هدای
 درست نیست فردوسی در یوسف زلینجا گوید و زیران فرزانه پاک دل زین و پیار شن رو نده
 چمل و ظهوری در ساتی نامه گویی به میزان دفتر کشایان دل پو غمده ش چهارت و در پس چمل حصل
 حایی حملی چمله بافتح حاپرده که برای عویش سازند از صحاح و قاموس تاج لغات و متنی المذهب
 و بهار چشم و باضم درست نیست حرج بمنی شکی بجای حملی وفتح راست و باین معنی بحیج بهای بوزو و
 سکون های مطریون در کلام اکابر یعنده آمده اگر متصرف فیله بمندیان گویی سرت حرکت بگون
 را از تصرفات اکابر است فوقي زیر دی سه زیس خوش حرکت خیرین او ای او پاگر میداد تیزی خوشها
 بود و امیر خسرو سعی لاجرم پسان عکت های فیرون پیشده هسته از حمل اللصول خان آزاد و بالکسر
 هر دست بدل حقارت بافتح خود ری از تخت لغات خیر و بالکسر خطاست حاییم و
 حملان بره و بز خاله از صحاح جو هری وغیره و حلوان محاوره هندیست محری و غله سی حماقت
 بالفتح نلوان شدن از تخت لغات وغیره و بالکسر خطاست حمل بفتح اول و سکون تانی بارگم
 از صلح و کشف لغات و موئا لفضلاد و تاج لغات و متنی المذهب و حرکت ثانی محاوره هندی
 است خواهیه مرگ از خواهی که بافتح لام است و از خمیر خائب قایان مكتب که درین پیغمبر سعدی میزد

سه خطوبی بباب کمیت غمیق یا چالیه من کل نوع عجمیت کو جواهیر ایکس لام خوانند محض غلط گشته فی
 الصجاج لیقال قصد و احواله و هر ال دویله و جواهیره دلا تقلیل جواهیره بکسر لام فصل خامی مجمیر خیال او
 برادرها در آگویند و بجهنی شوهر خاله که در هند شهربت دار و خلافت مجاوره خارسیان است از نظر الفصہ
 دغیره حجایه است بافتح شرم و حیا از بسیار عجم و بالکسر غلط است حجتتہ بصیر اول و فتح شانی سیارک
 از فرنگیک جهانگیری دغیره دلکسر جم خلط است از کلام اساتذه قافیه خجنه بالکشتہ دغیره سیار آمد
 در سیلی بخون گوید سه صبح از گلی پُرچ خ دسته میکرد هر روز میکرد یا جامی گوید هر دین
 کار و ای رخت بسته بجزم مهر باجسته مجتہ خه پیچه بر و زن فتح بفتح اول و کسر شانی نام کلی از از بح
 آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم از نعمتی ای اماری و بخیره و بعیم اول و فتح شانی پیش از عاصم که نیند
 محض غلط است خدیلو بکسر شانی بادشاہ بزرگ از کشت اللئاعات و فرنگیک جهانگیری و برادران قاطع
 و بفتح خام مجاوره ناو افغان است خرم ببردن شدن ضد داخل بحکم تازیست چه غلط اعری است و
 در عربی بحکم فارسی نیا آمده و ماند ایز نیان بجهنی پوست که لوحه پارسیان بحکم بحکم تازیست به بحکم فارسی
 اساتذه بحکم بالتفظ بفتح و امثالی بزن بسیار استعمال کرده اند نظر امی دلکسرین خسرو گوید به چو شوان
 راستی را در بح کردن بدر و خی را چه باید خرج کردن به سعدی شیرازی گوید سه شکم صویب را زبون کرد
 بفتح بز دو دنیا بر پرده آن کرد و خوج جانی گوید سه ببر نقدی کز ایشان خرج ساز هم زنگنه شد
 بحی در بح ساز هم یا آرمی خرج بحکم فارسی از هالم تصرفات هند باشست خروج و بچک ضد بزرگ
 بمحبی داوست از فرنگیک جهانگیری بسیار عجم خرسنخه شاد و مان پیچ بیه داوست خرم
 شاد و مان بدوون داود شقی است نز و شر بضم شیخ بانگ فریاد از کشت المعاشره و فرنگیک شاد و
 و بر مان قاطع و بسیار عجم و بفتح درست نیست خزانی بالفتح ای ای فصل است از فضول ای ای ای ای
 اللئاعات و بسیار الفضل از فرنگیک جهانگیری و برادران قاطع و بسیار عجم و بفتح است
 خزانه بالکسر بحینه و بالفتح غلط است کذا فی الصراف و القاموس خرف سخال ای ای آن
 نزایی ہوز است و بذالی شخچنانکه اکثر بخیزان نویند غلط است حسارت و بالفتح زیان از صراحه و تخت
 بالکسر درست نیست خسر و بفتح رایی مصلح نام بادشانی از پادشاه کیان پسربیاد و نفر میان و بر
 که اور اکنسر و نامند و نیز نام پر دنیین هر زمان عاشق شیرین و بر پادشاه صاحب شوکت را بح کوئند
 از بر مان قاطع دغیره فرد می گوید سه بد و نفت ای یخو خسر و نخر و بدان نیکی هزاده نومنم بظایی
 گوید سه تله و می که مداد و خسر و بذکی سردار دنی نیز پر چو جانی گوید سه کس شد قصه شیرین خسر و

تا خدا می شیراز می گوید سه تو هم ساقی ز عکس پر و فسر و با فکن درست غریبی از پر تو خضر بگیر
 بفتح اول دکتر شانی نام نزدیک معرفت از صلح جو هر کی وغیره دکتر شانی فتح این از تصرفا
 به مردمان بمحض است قاتل گوید سه صد مرتبه گردید بیراز ز هر بلال پر گزیده عکسی در آن بخواه
 وله مر را که چشم خضر است و چون تو خضر بشه بکو شم از دول و جان تاب نشیم آن خضر بشه او دو قصیده
 و گرگو پرمه بحشم آبیه ز دش مصططفه ز پشم بر لوش چنانکه سوخت چو آتش ز رشک آبیه خضر بدادر
 قافیه بر فتح ما قبل روی است چون اثر و شجر و نظر و امثال آن دشمنی هم خضر را با منفی خبر
 خواه آماز و درده اند و چنین بعض جلد عصر بفتح شاهی درست نداشتند اتفاقاً از شاید و اینکه بگاشته که در کلام
 شعر ای پارس بگونه شانی است یا کسر آن و بفتح که طریق شذوذ آمد و از قبیل تقدیمه غزل بگز
 است کو خم که خلاف توجیه از عیوب است تقدیم بعض جا از تکا بش کرد و اند ناما متأخرین پیشی
 جائز نه دارد اینجا به قاتل که از فصای متأخرین است چه رسد با چهل خضر بفتح ضاد از عالم تصرف است اکابر
 است از قبیل رز تکا بخش عیوب خلوت بالفتح تمامی از صراح و تاج اللغات و فتنی الارب
 اللغات و بهار عجم و بالکسر خطاست خلعت بالکسر حمامیه و خنده که کسی را پشانند از قاموی فتح الها
 و تاج اللغات و فتنی الارب به عجم و بالفتح درست بیت خوار بالفتح و شدید بحشم میفرود شش فتنی الارب
 وغیره و بالضم خطاست خنی بفتح اول دکتر شانی کلمه تحیین از بهار عجم وغیره و بکسر اول چنانکه شهرت داشت
 درست بیت یعنیه با بفتح خانه معروف از تخفیب اللغات و تاج اللغات دشنه الارب بشف اللغات و
 بهار عجم و بالکسر خطاست فصل دال حمله و ربارجنس مولفین نوشتند که در بارجنسی مجلس ملاطفین اما
 مصططفه بمندی ایشان نه فارسیان یارب کسی که هندی از زاد باشد و صحبت اهل زبان سخندر یلغیه و نه سرگلای
 هماند که در چگونه بدو ایا خدکه در لطفی حکم عدم فارسیت کند و بر دیگران خنده زندخن کوتاه این لطفی بخی
 در فارس شائع است چنانکه لسان الملك میرزا حجت‌الله پسر در ناسخ ملتوی بخ نوشتند که این فخر را نیز رحضرت
 صد علیا و امراء و دار محظی، هشت در عده بعضی از خلاف محاوره فارس است بجایش در این استو
 کروی است در رو و نظمتین معروف از کشف اللغات و مهند الفضل او فرنگ جهانگیری و بر بان قوان
 و بهار عجم و بفتح دال خطاست در لمع بکسره من فرسوس بفتح بول خطاست دکان در مهند الفضل او
 که بوا و خطاست در بهار عجم آور و دکه تلفظ چنان بیت آن بوا و بعد الحال خلط فاحش است و رخیا بان
 است که لفظ دکان بتشدید کاف معرفت و تجفیض و استعمال فارسیان سه دهانیکه اکثر مردم بندید
 روکان بوا و خوانند و نویند خلط محض است و ذات بیرون نبات خلائقه در این سیاهی نهاد

بهار بجم وغیره داده است بر زیادت الهم بعد دال غلط است اما فیض رازی در مثنوی سحر حلال گوید سه حکای
 نشده از سحر بد حلال دو دا دا ز قزوین کن و حاصل دو دا دا با جامی گوید سه ذهنی هر کی بوده داده
 نوشته از نگاشت خیط نجات تے نه طلاق اتفاقی در لیلی محظوظ گوید سه همید بسان ناصه برخوش پنهان داده داده
 و خامده در پیش پیقا کی در خانه نامه گوید سه نے کلکن در فشان از دو دا دا بخود در خواست آنها جایت
 حکایم گوید سه رشوق شاهد معنی همیشه بخود داده ببراه عالم بالاست چشم هیرت من بعیتمت گوید سه
 فکر نموده است جرمیتا بی دل بر دو احتم بود حلق منع بسیل بر دو چار نایماه ملاقات شدن بعضم اول دخنای
 علای بر وزن خوار از بیان قاطعه وغیره و مانیهار داده خواست حکایم قاتم گوید سه چنانکه من زمزمه
 خود نکند هم سر پر صد بلا اگر م عشق او و وحدت کند و هم پیشمند اول دخنای سه ریت معروف که در هند سی
 ڈھول گویند از کشف اللغات و فرنگ شیدی و بهار بجم وفتح نای خطا است نظامی گوید سه صبا
 بلبل از دریجه دحل ز نامه بیان روی پیشیده گل دو سعدی گوید سه تغلب کند سیر برومی گل پیغمه
 ماند آواز جنگ از دل پیلا نایی در ظفر نامه گوید سه دل زن فراموش کرد اندیل پیگرد ز دل اش
 پیگرد غل خرس گوید سه زافون ضم اور میره دل پیچرا ای کی مغز خندی چوکل فصل دال ممحمه
 دو کابا با فتح زیرش شدن و تیری طبع از فتحن لغات و متنی الارب هوپه القضا و باین معنی باضم
 خطا است فوالفقار فتح فاتح
 و اینکه کبیر فاتح است دار و خطا است انتی عاتمه اعتماد وارن که و سرداشت داین خلاف و تحت
 اما شوار بر قول عامه عمل کند و دو سرندند میرزا صائب گوید سه همان خیال جنگ هر کار ز از بیسته و دو زند
 دل دو شیم کم انفع القمار نیست فصل بدایی محمله راشی شوت دهند و در شوت ستانندیه را
 مرتشی همینه داشت همچنین رثه ستاننده غلط است رجا با فتح امید و در شدن از تاج اللغات و فتح
 اللغات و کشف اللغات بدل بر خطا است کرستم صاحب مخزان الفوارد نوشته سه که سراسی مضموم
 شهرت دار و غلط است صحیح برای متفقی است و چه سه کیه شن نیکه ما و شن را که دختر هر ایکی بیلی بود و در این
 نام و داشت وقت زدن نهایت شد و تقدیر و زده بیان بلب بود چون مادر بندی اختریار از ز بالش برآمد
 که سه کیه را شدم سه همون لفظ شد و دید انتی همانکه چون این وجد سه کیه میگردید بعضی این لفظ را بغير
 اول غلط پیدا نمود و معاذله که بکشید بارع آن بیه او پیشانکه در کنایه قد ما و اقوامند دصریح داشت صد آن
 حاتمی گوید سه کا ای خیال که بکشید بجز سیر زین بیچه سه مراع که بکشید بجز پدر و سه بود و سنگ کاران
 هم پیشتم محل نوشته اند و صاحب بهار بجم که سه کیم بود و بعد از ارار ای عصی سه کیم نوشته رعایا با افسوس